فضلِ یزدان

در

فضائل و مسائل عیدِ قرباں

مصنف

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریک اتحادِ اہلسنّت (پاکستان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

{پیش لفظ}

سورج دس ذوالحجہ کی صبح کو جب اُفقِ مشرق سے سر اُٹھائے گا تو روحانیتِ عظمٰی کے انوار جہاں تاب کی ضیائیں بھی اس کی کرنوں کے ساتھ آسمانِ انسانیت پر پھیل جائیں گی، تاریخِ ماضی کی روح پرور یادیں اپنی تمام جادہ سامانیوں کے ساتھ صفحۂ دماغ پر اُبھر آئیں گی، فضائے ارض و سما توحید خداوندی کا اعلان کرے گی، جدّ انبیاء کا فسانۂ حقیقت زبانِ حال سے بیان ہوگا، اسوۂ خلیل لاکھوں انسانوں کے اندر سے اپنے خداوند کو بے تابانہ پکارے گا، ذبیح اللہ کی نیاز مندی اور جذبۂ طاعت گزاری نسلِ انسانی کے لئے جادۂ بصیرت وہدایت بنیں گے، ماسوا اللہ کے سارے نقوش یک قلم مٹا دینے کا عہد تازہ ہوگا، کائناتِ ارضی کا ذرّہ ذرّہ رضائے الٰہی کا سبق دہرائے گا اور عالمِ قدّس کا گوشہ گوشہ عشقِ ابراہیمی اور ایثارِ اسماعیلی کے غلغلۂ روحانی سے گونج اُٹھے گا

شدیم خاک و لیکن ز تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمے خیزد

صدیاں ہوگئیں، زمانے گزر گئے، تاریخِ قدیم کی جبیں پر امتدادِ زمانہ کی شکنیں اُبھر آئیں، اس کے بیشمار ابواب وقت کی گرد کے نیچے دب گئے، واقعات ایک ایک کرکے دماغوں سے محو ہوتے چلے گئے اور ماضی مرحوم کے کئی فسانہ ہائے جمیل قصۂ پارینہ بن کر رہ گئے لیکن خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّتِ جلیلہ کی مظہر عید الاضحیٰ

اپنی ابتداء سے لے کرآج تک پوری شان وشوکت سے ہرسال جلوہ گرہوتی ہے،اس کی ظاہری آب وتاب بدستور باقی ہےاوراس میں سرِموفرق نہیں آیا۔

یہ درحقیقت اسلام کی اس شاندارقربانی کی روح پرور یادگار ہے جواللہ کے خلیل نے اپنے جذبات، خیالات، متال ومتاع ،اعزّہ واقربا اورمحبت ماسواللہ کے سارے علائق (تعلقات)توڑکرادا کی تھی۔یہ شیوۂ تسلیم ورضا کی وہ مقدّس شمع ہے جسے ذبیح اللہ نے جذبۂ نیازمندی سے معمورہوکراپنی جانِ عزیزاورمتاعِ نفس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے حلق پرچُھری رکھواکرنورِایمانی سے روشن کیا تھااورجوتمام نسلِ ابراہیمی اوراسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی قربانی کے فدیہ کے بعدمقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوئی۔

وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۝۱۰ [1]

اورہم نے ایک بڑاذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کراسے بچالیا۔

یہ قربانی کا خون جسے ہرسال فراخدلی سے بہایا جاتا ہےاورذبحِ عظیم جس کی ہرمسلمان ذوق وشوق سے تیاری کرتا ہے،درحقیقت اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کی ایک واضح تمثیل ہے،جس کے پردے میں بتلایا گیا ہے کہ ایمان باللہ کا دارومدارقربانی اورخونِ شہادت پر ہے۔جان جومومن کی اپنی ملکیت نہیں خدا کی دی ہوئی نعمتِ عظمیٰ ہے ،اسے فقط اس کی راہ میں قربان کرنا عین اقتضائے حیات ہےاورپھر یہ جان کی قربان اپنا کوئی کمال نہیں،کیونکہ

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی

[1] الصّٰفّٰت:۳۷/۱۰۷

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

{قرآنی آیات}

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ o

اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ o [۲]

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بیشمار خوبیاں عطا فرمائیں، توتم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو، بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

فائدہ} بعض روایات میں "النحر" کے معنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کے آئے ہیں مگر ابن کثیر نے ان روایات میں کلام کیا ہے اور ترجیح اس قول کو دی ہے کہ "النحر" بمعنی قربان کرنے کے ہیں گویا اس میں مشرکین پر تعریض ہے کہ وہ نماز اور قربانی بتوں کے لئے کرتے تھے مسلمانوں کو یہ کام خالص خدائے واحد کے لئے کرنا چاہیے۔[۳]

وَ قَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ o رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ o فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ o فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ط قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا

۲۔ الکوثر: ۱/۱۰۸ تا ۳

۳۔ تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ الانعام، الجزء الثالث، الصفحۃ ۳۸۲، دار طیبۃ الریاض

تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیۤ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ o فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ o وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰھِیْمُ o قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ o وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ o وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ o سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰھِیْمَ o کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o[۴]

ترجمہ کنزالایمان: اورکہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دے گا، الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں

[۴] الصّٰفّٰت:۹۹/۳۷ تا ۱۱۰

کو۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝[5]۔

ترجمہ کنزالایمان: فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ[6] ۝۔

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے، یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو۔

معلوم ہوا کہ قربانی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

۵؂ الانعام: ۶/۱۶۲ تا ۱۶۳

۶؂ الحج: ۲۲/۳۷

وسلم کی پیروی میں امت کو قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔ جو شخص قربانی کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہے اور اسلام کا بدترین دشمن، آج کل انکارِ قربانی کا فتنہ ہے اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے بچائے۔

مسلمان کی زندگی، موت، نماز اور قربانی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ریا کاری نفسانیت وغلط خیالات کی آمیزش نہیں ہونی چاہیے۔

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَی اللّٰہِ مِنْ إِھْرَاقِ الدَّمِ إِنَّھَا لَتَأْتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُونِھَا وَأَشْعَارِھَا وَأَظْلَافِھَا وَأَنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ أَنْ یَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِیبُوا بِھَا نَفْسًا۔ [7]

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عمل بقرعید کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ عزیز نہیں اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت آئے گی اور بیشک خون قربانی کا زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا بارگاہ میں قبول ہوجاتا ہے، پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

مسلمانوں کے صرف دو تہوار ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

اہلِ علم کے نزدیک عید الفطر سے عید الاضحیٰ کا مرتبہ بڑا ہے اور اس کا نام عید اکبر

---

[7] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحۃ ۳۵۳، مکتبۃ دار المعارف الریاض

ہے۔حدیث شریف میں بھی عیدالاضحیٰ کوعیدالفطر پرمقدم رکھا گیا ہے

إِنَّ اللّٰہَ قَدۡ أَبۡدَلَکُمۡ بِہِمَا خَیۡرًا مِنۡہُمَا یَوۡمَ الۡأَضۡحَی وَیَوۡمَ الۡفِطۡرِ۔۸؎

اللہ تعالیٰ نے دورِ جاہلیت کے دودنوں کے بجائے تم کواور دودن عطا فرمائے ہیں، عیدالاضحیٰ اور یوم الفطر۔

اور یہ تقدیم خودعیدالاضحیٰ کےعظیم المرتبت ہونے پر دلیل ہے۔

{عیدالاضحیٰ کی فضیلت}

حدیث شریف میں آیا ہے۔امام احمد،ابوداؤداورحاکم نے حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت کی ہے

إِنَّ أَعۡظَمَ الۡأَیَّامِ عِنۡدَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالَی یَوۡمُ النَّحۡرِ ثُمَّ یَوۡمُ الۡقَرِّ۔۹؎

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمام دنوں میں

۸؎ سنن ابی داؤد،کتاب صلاۃ،باب صلاۃ العیدین،رقم الحدیث ۱۱۳۴، الصفحۃ ۱۹۵،مکتبۃ دارالمعارف الریاض

۹؎ مسند احمد بن حنبل،حدیث عبداللہ بن قرط،رقم الحدیث ۱۹۵۹۲،الجزء السابع، الصفحۃ ۶۹۰،دارالکتب العلمیۃ بیروت

سنن ابی داؤد، کتاب المناسک،باب فی الھدی اذا عطب قبل ان یبلغ، رقم الحدیث ۱۷۶۵،الصفحۃ ۳۰۶،مکتبہ دارالمعارف الریاض

المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاضاحی،رقم الحدیث ۷۵۲۲،الجزء الرابع، الصفحۃ ۲۴۶،دارالکتب العلمیۃ بیروت

سب سے زیادہ عظمت والا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا دن ہے
اور پھر قر کا دن۔

قربانی کا دن عیدالاضحیٰ کا دن ہے اور یوم القر عید کے بعد کا دن یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں تاریخ کا دن ہے۔

عیدالاضحیٰ کے دن کو تمام ایام پر فضیلت دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس دن تمام روئے زمین کے مسلمان اپنے مرکز پر جمع ہوکر فریضۂ حج ادا کرنے کی خوشی میں بارگاہِ رب العزت میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اس طرح اپنے خالق اور مالکِ حقیقی کا شکرانہ ادا کرتے اور اسلام کے اجتماعی نظام کا مکمل نظارہ پیش کرتے ہیں، اس کے برعکس جمعہ میں صرف محلہ کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور عیدالفطر کے دن صرف ایک شہر کے لوگ جمع ہوکر اسلام کے اجتماعی نظام کا جزوی خاکہ پیش کرتے ہیں۔

دوسرا سبب اس دن کی فضیلت کا یہ ہے کہ اس دن سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے جذبۂ ایثار وفدائیت کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ملتِ ابراہیمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں کو زندہ کرتی ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا عہد کرتی ہے۔

ظاہر ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بنیادِ ابراہیمی پر شریعتِ محمدی کا قصر تعمیر فرمانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس دن تمام مناسکِ ابراہیمی ادا کئے جاتے ہیں اس لئے اس دن کو تمام ایام پر فضیلت وبزرگی دی گئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ کا دن درحقیقت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے تجدید واحیا کا ایک معاہدہ ہے اور اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت

کوحصولِ رضائے الٰہی کی خاطر قربانی کی یاد تازہ کرائی تاکہ امتِ محمدیہ کے ہر فرد سے ابراہیمی خوشبو آئے اور ہر کلمہ گو کا نورِ ایمان ابراہیمی نور سے منور ہو۔

اگر غور کیا جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اپنے اندر عبرت و بصیرت کا خزانہ رکھتی ہے اور قدم قدم پر ہمیں صحیح اور حقیقی انسانی زندگی کا درس دیتی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سیرت صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنا اور اعلائے کلمۃ اللہ اور حصولِ رضائے حق کے لئے قربانی کرنا اسلام ہے۔ صرف دنبہ یا گائے ذبح کرکے کھاجانے کا نام قربانی نہیں یہ تو صرف ایک علامت ہے، اصل قربانی یہی ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان کردے یہاں تک کہ اپنا ہونا بھی اس کے نام پر فدا ہو۔

{ابتدائے قربانی}

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کررہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے اور وحی الٰہی ہوتے ہیں اس لئے اُنہوں نے بیدار ہوکر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خواب کا ذکر سنایا

یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے

اس کو پورا کیجئے

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

چنانچہ اس مکالمہ کے بعد دونوں باہر تشریف لے گئے تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حکمِ الٰہی کی تعمیل کریں۔ باہر جا کر باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا، تب آسمان سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھلایا

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی۔

اس امتحان کے بعد اللہ تعالٰی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض ایک مینڈھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمایا اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض اس مینڈھے کو ذبح کیا

وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں قربانی کا سلسلہ شروع ہوا اور آج تک اسی سلسلہ کو ہر سال زندہ کیا جاتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اگرچہ منکرینِ اسلام جنہوں نے اپنا نام اہلِ قرآن رکھا ہوا ہے، انکار کر کے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں لیکن یہ چراغ پھونکوں سے بجھایا نہ جائے گا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ والوں کی یاد اتنی پیاری ہے کہ ہر سال اس کی یاد دیکھنا چاہتا ہے اس لئے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سال کے بعد یاد تازہ کرنے کے لئے جلوس نکالنا یا میلاد شریف کی تقاریب کرنا یا اعراس وغیرہ کرنا اسی تازہ یاد کا نشان ہے لیکن منکرین ہمیشہ رویا کرتے ہیں۔

{قربانی کے فضائل}

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ ۱۰؎

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں۔ چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کرتا ہوں۔ ۱۱؎

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۱۰؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب الدلیل علی ان الاضحیۃ سنۃ، الصفحۃ ۳۵۷، مکتبۃ المعارف الریاض

۱۱؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی الاضحیۃ عن المیت، رقم الحدیث ۱۴۹۵، الصفحۃ ۳۵۴، مکتبۃ دار المعارف الریاض

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص طاقت رکھتا ہو اور پھر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ ۱۲؎

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن آدم کی اولاد کا کوئی فعل اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ خون بہائے۔ ۱۳؎

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عیدالاضحیٰ کے لئے دو موٹے تازے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے خریدتے تھے اور عید کی نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک مینڈھا اپنی تمام امت کی طرف سے اور ایک اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربان کرتے تھے۔ ۱۴؎

{پیارا عمل}

۱۲؎ سنن ابن ماجة، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة هي أم لا، رقم الحديث ۳۱۲۳، الجزء الرابع، الصفحة ۵۵۴، دار الجيل بيروت

۱۳؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللهﷺ، باب ماجاء فی فضل الاضحية، رقم الحديث ۱۴۹۳، الصفحة ۳۵۳، مكتبة دار المعارف الرياض

۱۴؎ المعجم الكبير للطبرانی، علی بن الحسين عن أبی رافع، رقم الحديث ۹۲۰، الجزء الاول، الصفحة ۳۱۲، مكتبة ابن تيمية القاهرة

یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں۔(قربانی کا) جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقامِ قبولیت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دِلی سے کرو۔ ۱۵؎

{جہنم سے حجاب}

جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہوکر قربانی کی وہ آتشِ جہنم سے اس کے لئے حجاب (رکاوٹ) ہوجائے گی۔ ۱۶؎

{قرب سے محروم}

جس میں وسعت ہواور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ ۱۷؎

{ہر بال باکمال}

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

۱۵؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحۃ ۳۵۳، مکتبۃ دار المعارف الریاض

۱۶؎ المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی عن أبیہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۲۷۳۶، الجزء الثالث، الصفحۃ ۸۶، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ)

۱۷؎ سنن ابن ماجۃ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ھی أم لا، رقم الحدیث ۳۱۲۳، الجزء الرابع، الصفحۃ ۵۵۴، دار الجیل بیروت

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کی اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے بھی نیکی ہے۔ ۱۸؎

{شہر کی قربانی}

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز (عید) ہے۔ اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اُس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے ہی سے کرلیا۔ قربانی سے اُس کا کچھ تعلق نہیں۔ ۱۹؎

{حجامت کی ممانعت}

جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اُس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ ۲۰؎

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لئے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ بتائیے

۱۸؎ سنن ابن ماجۃ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، رقم الحدیث ۳۱۲۷، الجزء الرابع، الصفحۃ ۵۵۷، دار الجیل بیروت

۱۹؎ مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ رقم الحدیث ۱۸۹۸۸، الجزء السابع، الصفحۃ ۵۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

۲۰؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ، باب ترک الشعر لمن أراد أن یضحی، رقم الحدیث ۱۵۲۳، الصفحۃ ۳۶۰، مکتبۃ دار المعارف الریاض

اگر میرے پاس منیحہ ۲۱؎ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اُسی کی قربانی کر دوں، فرمایا نہیں، ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی۔ ۲۲؎

یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اُسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

{ذوالحجہ کے عشرۂ الاولیٰ کی فضیلت}

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۝ ۲۳؎

ترجمہ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

مفسرین نے ان دس آیتوں سے مراد ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی دس راتیں مراد لی ہیں کیونکہ وہ نہایت فضیلت والی ہیں۔

یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک کے دس دن کو عشرۂ ذی الحجہ کہتے ہیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان دس دنوں کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ دس دنوں کی عبادت اللہ

۲۱؎ "منیحہ" اُس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اُس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اُٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے۔

۲۲؎ سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی ایجاب الاضحاحی، حدیث ۲۷۸۹، الجزء الثالث، الصفحۃ ۹۳، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

۲۳؎ الفجر: ۱/۸۹، ۲

تعالیٰ کوجس قدرمحبوب ہے اس کے مقابلہ میں دوسرے دنوں کی عبادت اتنی محبوب نہیں ہے کسی نے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے راستے میں جہادکرنا بھی ان دنوں کے اعمال کے مساوی نہیں ہوسکتا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاان دنوں کا مقابلہ جہادبھی نہیں کرسکتا۔ ۲۴؂

☆ حضرت ابنِ عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس طرح ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے نیک اعمال دوسرے دنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں پس ان دنوں میں ’’لاالٰہ الا اللّٰہ،اللّٰہ اکبر،الحمدللّٰہ‘‘ کی کثرت رکھو۔ ۲۵؂

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے ہر دن کا روزہ ثواب میں ایک سال کے برابراوررات کا قیام شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔ ۲۶؂

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے نویں تاریخ کا روزہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ ۲۷؂

۲۴؂ سنن الترمذی،کتاب الصوم،باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر،رقم الحدیث ۷۵۷،الصفحۃ۱۸۷،مکتبۃدارالمعارف الریاض

۲۵؂ مسند احمد بن حنبل،مسند المکثرین وغیرھم،مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ،رقم الحدیث۶۲۹۸،الجزء الثالث،الصفحۃ۴۴۰،دارالکتب العلمیۃ بیروت

۲۶؂ سنن الترمذی،کتاب الصوم،باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر،رقم الحدیث ۷۵۸،الصفحۃ۱۸۷،مکتبۃدارالمعارف الریاض

۲۷؂ صحیح مسلم، کتاب الصیام،باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر،حدیث ۲۶۳۶،الصفحۃ۵۳۴،دارالفکر بیروت

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندوں کو آتش سے آزادی دینے کا عرفہ سے زیادہ کوئی دن نہیں۔ ۲۸؎

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ ۲۹؎

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان کو عرفہ سے زیادہ کوئی ذلیل اور حقیر کرنے والا نہیں اور نہ زیادہ غصہ دلانے والا دن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس روز وہ خدا کی رحمت اور گناہوں کی معافی کو دیکھتا ہے۔ ۳۰؎

جس شخص پر قربانی واجب ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے اور جب تک قربانی نہ کرے، بال اور ناخن بھی نہ کٹوائے۔ ۳۱؎

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کے دنوں

۲۸؎ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، رقم الحدیث ۳۱۷۸، الصفحة ۶۳۲، دار الفکر بیروت

۲۹؎ سنن الترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی العمل فی أیام العشر، رقم الحدیث ۷۵۸، الصفحة ۱۸۷، مکتبة دار المعارف الریاض

۳۰؎ الموطا، کتاب الحج، باب جامع الحج، رقم الحدیث ۲۶۱، الجزء الاول، الصفحة ۲۸۲، دار الریان للتراث القاهرة

۳۱؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب ترک الشعر لمن أراد أن یضحی، رقم الحدیث ۱۵۲۳، الصفحة ۳۶۰، مکتبة دار المعارف الریاض

میں قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عمل پسند نہیں، یہ کام سب سے بڑھ کر ہے ذبح کرتے وقت قربانی کے خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوجاتا ہے۔ ۳۲؎

قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملتی ہے ۔۳۳؎

سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا۔

☆ان دس دنوں میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک باقی تمام دنوں سے زیادہ پیارا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (باقی دنوں میں) جہاد فی سبیل اللہ بھی (ایسا پیارا) نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور اس سے کوئی شے لے کر واپس نہ لوٹے۔ ۳۴؎

☆فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحجہ کے دس دِنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت جتنی پیاری ہے اتنی اور کسی دن میں نہیں۔ ان میں سے ہر

۳۲؎ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحۃ ۳۵۳، مکتبۃ دار المعارف الریاض

۳۳؎ سنن ابن ماجۃ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، رقم الحدیث ۳۱۲۷، الجزء الرابع، الصفحۃ ۵۵۷، دار الجیل بیروت

۳۴؎ سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، رقم الحدیث ۷۵۷، الصفحۃ ۱۸۷، مکتبۃ دار المعارف الریاض

دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے برابر ہے۔۳۵؎

☆مزید فرمایا

مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔۳۶؎

☆اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے۔۳۷؎

مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اُسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔

{منکرینِ حدیث}

کئی سالوں سے مسلسل یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ہر مرتبہ عید پر اخبارات، رسالوں کے ذریعے اشتہارات اور پمفلٹوں کی صورت میں قربانی کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، ایک طوفان اُٹھایا جاتا ہے اور بندگانِ خدا کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جاتا ہے کہ قربانی کوئی دینی حکم نہیں ہے بلکہ ایک غلط اور نقصان دہ رسم ہے جو ملاؤں نے

۳۵؎ مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الاضحیۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۴۷۱، الجزء الاول، الصفحۃ ۴۶۲، المکتب الاسلامی بیروت

۳۶؎ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر، حدیث ۲۶۳۶، الصفحۃ ۵۳۴، دار الفکر بیروت

۳۷؎ المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۸۰۲، الجزء السابع، الصفحۃ ۴۵، دار الحرمین القاھرۃ

ایجاد کرلی ہے۔اس وسوسہ اندازی کے برخلاف قریب قریب ہر سال ہی علماء کی طرف سے مسئلہ کی پوری وضاحت کردی جاتی ہے لیکن پھر بھی اصرار کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 1} ایک بات عوام کو فریب دینے کے لئے بڑی وزنی سمجھ کر بار بار پیش کی جاتی ہے کہ قربانی پر ہر سال لاکھوں روپیہ ضائع ہوتا ہے اسے جانوروں کی قربانی کے بجائے یہ روپیہ رفاہِ عامہ یا قومی ترقی کے کاموں پر صَرف ہونا چاہیے۔

جواب نمبر 1} جس چیز کا قرآن اور سنت سے حکمِ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہونا ثابت ہو اس کے بارے میں کوئی مسلمان یہ خیال نہیں کرسکتا کہ اس پر مال یا وقت یا محنت صَرف کرنا اُسے ضائع کرنا ہے، ایسی بات جو شخص سوچتا ہے وہ ان سب سے زیادہ قیمتی چیز یعنی ایمان ضائع کرتا ہے۔

جواب نمبر 2} اسلام کی نگاہ میں رفاہِ عام اور قومی ترقی کے کاموں کی بھی ایک قیمت ہے مگر ان سے بدرجہا زیادہ قیمت اس کی نگاہ میں اس بات کی ہے کہ مسلمان شرک سے ہر طرح محفوظ ہوں۔توحید پر ان کا عقیدہ ہر لحاظ سے خیال اور عمل میں مضبوط ہو اور وہ اللہ تعالٰی کی رضا پر اپنا سب کچھ قربان کردینے کے لئے تیار رہیں۔قربانی پر مال کا خرچ کرنا رفاہِ عام کام سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔

جواب نمبر 3} اللہ تعالٰی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے جس عبادت کی جو شکل مقرر کی ہے کوئی چیز اس کا بدل نہیں ہوسکتی۔نماز کے بجائے اگر کوئی شخص اپنی ساری دولت بھی خیرات کردے تو وہ ایک وقت کی نماز کا بدل بھی نہیں ہوسکتی۔اسی طرح قربانی کے بجائے آپ خواہ کوئی بڑی سے بڑی بھی نیکی

کرڈالیں وہ عیدالاضحیٰ کے تین دنوں میں جان بوجھ کرقربانی نہ کرنے کا معاوضہ ہرگز نہ بن سکے گی اور یہ قربانی پرروپیہ ضائع ہونے کا آخرمطلب کیا ہے؟یہ کہاں ضائع ہوتاہے،قربانی کے لئے جو جانورخریدے جاتے ہیں ان کی قیمت ہماری ہی قوم کے ان بزرگوں کی جیبوں میں تو جاتی ہے جو ان جانوروں کو پالتے اور ان کی تجارت کرتے ہیں اسی کا نام اگر ضائع کرنا ہےتو اپنے ملک کے سارے بازاراور دکانیں بند کردیجئے کیونکہ ان سے مال خریدنے پر کروڑوں روپیہ روزانہ ضائع ہورہاہے۔

پھر جو جانورخریدے جاتے ہیں کیاوہ زمین میں دفن کردیئے جاتے ہیں یا آگ میں جھونک دیئے جاتے ہیں،ان کا گوشت انسان ہی تو کھاتے ہیں۔

سوال نمبر 2} بقرعید میں بہت سا گوشت سڑ کر پھینک دیا جاتا ہے۔

جواب نمبر 2} ہم بھی اس ملک میں رہتے ہیں ہم کوتوکبھی سڑے ہوئے گوشت کے ڈھیر نظر نہیں آتے وہ بتائیں کہاں اُنہیں ان کا دیدار میسر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3} ملک میں روز بروز جانوروں کی کمی ہوتی جارہی ہےاوراسی وجہ سے دودھ اورگھی کی فراہمی بھی کم ہورہی ہے،حکومت نے اسی لئے ہفتہ میں ایک کے بجائے دودن گوشت کا ناغہ کرنے کاحکم دیا تھامگراس سے بھی کام نہ چلا،اس حالت میں بقرعید کی قربانی پر پابندی لگانی ضروری ہے کیونکہ اگراسی طرح ہزارہا جانوراس موقع پر کٹتے رہےتو جانوروں کا اوراُن کے ساتھ دودھ گھی کا بھی قحط رونما ہوجائے گا۔

جواب نمبر 1} جہاں تک جانوروں کی کمی کا تعلق ہے اسے بڑھا کر قحط کی حد تک نوبت پہنچادینے کا غالباً اس سے زیادہ کارگر نسخہ اور کوئی نہیں ہوسکتا، ان کی کھپت روز بروز کم کی جاتی رہے کیونکہ جانور پالنے والے بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی روز بروز گلہ بانی کے پیشے سے دستبردار ہوتے چلے جائیں گے۔

دہی، دودھ، گھی کی کمی، اس کا رشتہ جانوروں کے ذبیحہ سے لے جاکر جوڑنا صرف ان لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو اس ملک میں باہر سے آکر حکمرانی کرنے والوں کی طرح رہتے ہیں بالکل ایک غیر ملکی مبصر کی طرح اُنہوں نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر قیاس فرمایا کہ ضرور دودھ دینے والے جانور ہی دھڑا دھڑ ذبح کئے جارہے ہوں گے تب ہی تو ملک میں دودھ اور گھی کی کمی ہورہی ہے حالانکہ جو جانور ذبح ہوتے ہیں وہ دودھ گھی والے ہوتے ہی نہیں۔ منکر قربانی نے گھر بیٹھے ناتجربہ کاری سے ایسا فتویٰ دے دیا۔

جواب نمبر 2} قربانی کا مسئلہ ایسے ہی متفق علیہ مسائل میں سے ہے۔ پہلی صدی ہجری کے آغاز سے آج تک مسلمان اس پر متفق رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے پورے چودہ صدیوں میں آج تک اس کے مشروع اور مسنون ہونے میں اختلاف نہیں پایا گیا، اس میں ائمہ اربعہ، سنی، شیعہ، غیر مقلدین سب متفق ہیں۔

جس خدا نے قرآن نازل کیا ہے، اسی نے اپنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی مبعوث کیا ہے، اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح ایک سند ہے جس طرح اس کی کتاب، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سند، کسی طرح بھی

اس کی کتاب کی سند سے کم نہیں ہے۔اب یہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہو اور جس طریقہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود عمل کیا اور اہلِ ایمان کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہو، اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس کا حکم قرآن میں ہو تو ہم مانیں گے ورنہ پیروی سے انکار کریں گے؟ اس کے معنی اس کے سوا اور کیا ہے کہ خدا کی کتاب تو واجب الاتباع ہے مگر خدا کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واجب الاتباع نہیں ہے، یہ کہاں کا قانون ہے؟

{احکام و مسائلِ متعلقہ عید و نماز و قربانی}

{مستحبات}

بقر عید کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، غسل کرنا، امام سنی عقیدہ نہ ہو یا فاسق معلن ہو تو دوسری جگہ صحیح العقیدہ صالح امامت کے پیچھے نماز پڑھیں، نمازِ عید کے لئے پیدل جانا اور بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے جانا

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

دوسرے راستہ سے واپس آنا، خوشی ظاہر کرنا اور آپس میں مبارک باد دینا اور جس کا ارادہ قربانی کا ہو تو اس کے لئے ذی الحجہ کی چاند رات سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوانا مستحب ہے۔

{تکبیراتِ تشریق}

۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کی جماعت کے بعد اوپر لکھی ہوئی تکبیر بلند آواز سے ایک بار کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اور یہ تکبیر تشریق سلام کے بعد فوراً کہی جائے، تنہا نماز پڑھنے والے پر یہ تکبیر کہنا ضروری نہیں اگر کہہ لے تو اچھا ہے۔ مسافر یا دیہاتی یا عورت پر تکبیر کہنا واجب نہیں مگر جب یہ شہر میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں، یہ تکبیر واجب ہے مگر عورت آہستہ کہے۔

{نماز کا طریقہ}

نیت کی میں نے، دو رکعت، عید الاضحیٰ، واجب، ساتھ چھ تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے اور مقتدی یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے، پھر امام و مقتدی دونوں آہستہ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" پوری پڑھیں اور پھر امام اور مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں، پھر امام "اعوذ باللہ، بسم اللہ" آہستہ پڑھ کر الحمدللہ شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے اور مقتدی خاموش رہے، پھر امام دوسری رکعت میں الحمدللہ شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر امام و مقتدی تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر ہر بار تکبیر کہیں اور ہر مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور باقی نماز حسبِ دستور ادا کریں اور سلام کے بعد امام و مقتدی اوپر لکھی ہوئی تکبیر بلند آواز

سے کہیں، پھر امام خطبہ پڑھے اور سب لوگ خاموش ہمہ تن گوش ہو کر سنیں، پھر دونوں خطبوں کے بعد دعا مانگیں، نماز عید کی زائد تکبیریں چھ ہیں۔

مسئلہ} نمازِ عیدین میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں "سَبِّحِ اسْمَ" (سورۃ الاعلیٰ) اور دوسری میں "هَلْ اَتٰکَ" (سورۃ الغاشیہ) پڑھے۔

مسئلہ} ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے۔

{احکامِ قربانی}

ہر مسلمان آزاد مرد اور عورت پر جو کہ مقیم اور صاحبِ نصاب ہو قربانی واجب ہے۔ مسافر اور فقیر پر قربانی واجب نہیں، ہاں اگر قربانی کریں تو جائز ہے اور باعثِ ثواب ہے، اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی قربانی کرے تو اچھا ہے۔

{قربانی کرنے کا وقت}

شہری کے لئے نمازِ عید کے بعد سے بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے مگر افضل پہلا دن پھر دوسرا پھر تیسرا، اسی طرح درمیان کی دو راتوں میں قربانی ہو سکتی ہے مگر مکروہ ہے۔

{قربانی کے جانور}

بکری، بکرا، دنبہ، دنبی، بھیڑ، مینڈھا، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، ان کے سوا کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں۔ خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ مستحب ہے۔ اونٹ، گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

{قربانی کے جانوروں کی عمر}

اُونٹ پانچ سال، گائے دو سال کی اور بکری ایک سال کی، اس سے کم عمر جانور ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اس کی قربانی جائز ہے مگر سال کا ہو تو افضل ہے، مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ، خوبصورت اور بڑا ہو۔

{ان عیبوں والے جانور کی قربانی جائز نہیں}

اندھا، کانا، ایک آنکھ کی تہائی (1/3) حصہ روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، ایک کان کا تہائی سے زیادہ کٹ چکا ہو یا پیدائش ہی سے نہ ہوں، دم تہائی یا تہائی سے کٹ گئی ہو، اتنا لنگڑا کہ تین پاؤں کے سہارے چلتا ہو چوتھے پر بالکل سہارا نہ دے سکتا ہو، اتنا لاغر اور دبلا کہ ہڈیوں میں بھی بالکل گودا نہ رہا ہو، دانت بالکل نہ ہوں یا دانتوں کی اکثریت گر چکی ہو، سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکا ہو، اتنی سخت بیماری کہ جس سے بالکل لاغر ہو گیا ہو، جس کے تھن خشک ہو چکے ہوں یعنی دودھ کے قابل ہی نہ رہے ہوں، ایسا بیمار کہ گھاس نہ کھا سکے، جس جانور کے سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے۔ ایک حصہ فقراء کے لئے، ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے۔

{قربانی کس طرح کرے}

جانور کو قبلہ رو بائیں طرف لٹائیں اور اپنا داہنا پاؤں اس کے شانہ پر رکھیں اور بہتر ہے کہ ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں

"اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" ۳۸ے

پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کریں، اگر اپنی قربانی کا جانور خود ذبح کریں تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وسلّم ۳۹ے

"بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

۳۸ے میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب (ہے) سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، الٰہی یہ تیری توفیق سے ہے اور تیرے لیے ہے۔ "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر"

۳۹ے اے اللہ تعالیٰ تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبول فرمائی۔

اگر دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرنا ہوتو "مِنِّیۡ" کی جگہ "مِنۡ" کے بعد اس کا نام لے۔ ذبح کے وقت جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے کھال نہ اُتاریں، قربانی کی کھال ہر ایک نیک کام میں صَرف کر سکتے ہیں مگر اہلِ حاجت مثلاً فقیر، بیوہ، یتیم، مدارسِ اہلسنّت کے طلباء پر صدقہ کردیں تو افضل ہے۔ کھال یا اس کی قیمت قصاب کی اجرت میں دینا ناجائز ہے، ایسا کرنے والے کی قربانی قبول نہیں ہوتی، قربانی کے گوشت کو بھی اُجرت میں دینا منع ہے۔

برادرانِ اہلسنّت وجماعت! ہم حق پر ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہلسنّت وجماعت کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ جماعت نجات پانے والی ہے۔ ملک میں تمہاری ہی تعداد زیادہ ہے، پیرانِ طریقت وبزرگانِ دین اور ان کے معتقدین کے طفیل سے پاکستان حاصل ہوا ہے، اپنے محبوب دین وعزیز ملک کی حفاظت واستقامت کے لئے ہر لمحہ کوشاں رہو، اسلامی عقیدوں پر مضبوطی سے قائم ہوجاؤ، شریعتِ مطہرہ کی پابندی کرو، غفلت اور سستی کو دور کرو اور بیدار، خبردار، ہوشیار ہوکر امن وسکون کے ساتھ اہلسنّت وجماعت کے عقیدوں کی تبلیغ واشاعت کرو۔

"وما علینا الا البلاغ"

نوٹ: یہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی تقریر کا خلاصہ ہے جو کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ نے جامع مسجد سیرانی میں ۱۳۸۰ھ بموقعہ عید قربان پر فرمائی جس کو ۱۳۸۱ھ میں مکتبہ اُویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور نے شائع کیا۔ اب یہ نایاب تحریر 55 سال بعد ۱۴۳۶ھ میں ادارہ اتحادِ اہلسنّت پاکستان نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔